مجلہ بنیاد میں مقالہ برائے اشاعت بھیجنے کے لیے ازراہِ کرم مندرجہ ذیل گزارشات ملحوظِ خاطر رکھی جائیں:

۱۔ مقالہ غیر مطبوعہ ہو اور کسی دوسری جگہ اشاعت کے لیے نہ بھیجا گیا ہو۔

۲۔ مقالہ اِن پیج (InPage) میں ۱۴ حجم کے حروف میں کمپوز شدہ ہو اور سوفٹ اور ہارڈ کاپی کی صورت میں ارسال کیا جائے۔

۳۔ مقالے کے پہلے صفحے پر درج ذیل معلومات بالترتیب درج کی جائیں:

مقالہ نگار کا مکمل نام، تاریخِ پیدائش، عہدہ، ادارہ، ڈاک کا پتا، گھر/دفتر کا فون نمبر، موبائل فون نمبر، برقی ڈاک کا پتا، مقالے کے غیر مطبوعہ ہونے کی تصدیق، دستخط۔

۴۔ ہر مقالے کے ساتھ اُس کا انگریزی اور اُردو خلاصہ بھی ارسال کیا جائے جو کم از کم ۱۰۰ اور زیادہ سے زیادہ ۲۰۰ الفاظ پر مشتمل ہو۔ خلاصے میں اُن الفاظ کو خط کشیدہ ہونا چاہیے جو انٹرنیٹ سرچ کے لیے کلیدی الفاظ (keywords) کے طور پر استعمال ہوسکیں۔ کم از کم پانچ ایسے الفاظ خلاصے میں ضرور شامل کیے جائیں جو مقالے کے مختلف پہلوؤں کو محیط ہوں۔ مثلاً اگر کوئی مقالہ جنوبی ایشیا کے ادب سے متعلق ہے تو لفظ South Asian Literature خط کشیدہ ہونا چاہیے۔ اگر اِس میں کسی خاص شخصیت یا صنف کا ذکر ہے تو اُس شخصیت یا صنف کا نام خط کشیدہ کر دیا جائے۔ اسی طرح مقالہ جن موضوعات کا احاطہ کرتا ہے اُنھیں بھی خط کشیدہ کیا جانا چاہیے جیسے Feminist Literature یا Colonial Literature وغیرہ۔

۵۔ مقالے میں جب پہلی بار کسی اہم شخصیت کا ذکر آئے تو قوسین میں اُس کی تاریخِ ولادت اور تاریخِ وفات (حسبِ موقع) درج کی جائے۔ حکمران کے تذکرے کی صورت میں اُس کے دورِ حکومت کے سنین اور کسی اہم کتاب کی صورت میں اُس کا سال اشاعت لکھا جائے۔

۶۔ اُردو کے علاوہ دیگر زبانوں میں شخصیات کے نام یا کتب کے عنوانات قوسین میں انگریزی حروف میں بھی درج کیے جائیں۔ ان شخصیات کی ولادت و وفات (حسبِ موقع) کی تاریخیں بھی لکھی جائیں۔

۸۔ حوالہ جات اور کتابیات کے لیے بنیاد کے مروجہ طریق کار کی پیروی کی جائے۔ مثال کے طور پر:

کتاب کا حوالہ:

۱۔ سجاد باقر رضوی، تہذیب و تخلیق (اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، جون ۱۹۸۷ء)، ۱۰۲۔

۲۔ سہیل احمد خاں/محمد سلیم الرحمن، منتخب ادبی اصطلاحات (لاہور: جی سی یونیورسٹی، ۲۰۰۵ء)، ۲۵۔

۳۔ ممتاز شیریں، منٹو نوری نہ ناری، مرتبہ آصف فرخی (کراچی: مکتبۂ اسلوب، ۱۹۸۵ء)، ۶۷۔

۴۔ انصار اللہ (مرتب)، جامع التذکرہ، جلد سوم (نئی دہلی: قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، س ن)، ۹۰۔

۵۔ انوار احمد، روبینہ ترین، شہلا کنول (مرتبین) خواجہ معین الدین کے ڈرامے (ملتان: بیکن بکس، ۲۰۰۴ء)، ۵۷۔

۶۔ ایرک فرام [Erich Fromm]، *Psychoanalysis and Religion* (نیوہیون: ییل یونی ورسٹی پریس، ۱۹۵۰ء)، ۱۹۔

فہرستِ مآخذ/ کتابیات میں اندراج:

انصار اللہ (مرتب)۔ جامع التذکرہ۔ جلد سوم۔ نئی دہلی: قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، س ن۔

انوار احمد، روبینہ ترین، شہلا کنول (مرتبین)۔ خواجہ معین الدین کے ڈرامے۔ لاہور: بیکن بکس ملتان، ۲۰۰۴ء۔

ایرک فرام [Erich Fromm]۔ *Psychoanalysis and Religion*۔ نیوہیون: ییل یونی ورسٹی پریس، ۱۹۵۰ء۔

رضوی، سجاد باقر۔ تہذیب و تخلیق۔ اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، جون ۱۹۸۷ء۔

خاں، سہیل احمد / محمد سلیم الرحمن۔ منتخب ادبی اصطلاحات۔ لاہور: جی سی یونیورسٹی، ۲۰۰۵ء۔

ممتاز شیریں۔ منٹو نوری نہ ناری۔ مرتبہ آصف فرخی۔ کراچی: مکتبۂ اسلوب، ۱۹۸۵ء۔

مضمون کا حوالہ:

۱۔ سلیم اختر،''آئینہ خانہ پر ایک نظر''،مشمولہ فنون،شمارہ ۲۲(لاہور:مئی تا جون ۱۹۸۵ء)، ۴۷۔۲۔

۲۔ محمد عمر میمن ،''حافظے کی بازیافت، زوال اور شخصیت کی موت''،مشمولہ سویرا شمارہ ۵۲ (لاہور:مئی ۱۹۷۶ء)، ۴۳۔

فہرستِ مآخذ / کتابیات میں اندراج:

سلیم اختر۔''آئینہ خانہ پر ایک نظر''،مشمولہ فنون۔شمارہ ۲۲۔لاہور:مئی تا جون ۱۹۸۵ء۔صفحات کا شمار۔

میمن،محمد عمر۔''حافظے کی بازیافت، زوال اور شخصیت کی موت''۔مشمولہ سویرا۔شمارہ ۵۲ ۔لاہور:مئی ۱۹۷۶ء۔صفحات کا شمار۔

برقی مآخذ (Online Sources)

متعلقہ ویب گاہ کا مکمل پتا، اس کی تاریخ اشاعت اور استفادے کی تاریخ ضرور درج کی جائے نیز اگر ممکن ہو تو جس مضمون کا حوالہ دیا گیا ہے، اس کا عنوان اور اس کے مصنف کا نام بھی شامل کیا جائے۔

۱۔ سید شمشیر حیدر،''منٹو کا گیسو تراش بزرگ...''،یکم اپریل، ۲۰۱۹ء، https://p.dw.com/p/3G1xd (۱۵ پریل ۲۰۱۹ء)۔

۲۔ تہمینہ نور،''ڈاکٹر نجیبہ عارف سے ایک مصاحبہ''، ۲۰ ستمبر، ۲۰۱۸ء، https://www.humsub.com.pk/author/tehmina-noor/ (۱۶ مارچ ۲۰۱۹ء)۔

فہرستِ مآخذ/ کتابیات میں اندراج:

حیدر، سید شمشیر۔''منٹو کا گیسو تراش بزرگ''۔یکم اپریل، ۲۰۱۹ء۔www.dw.com/urdu۔۵ اپریل ۲۰۱۹ء۔

نور، تہمینہ۔''ڈاکٹر نجیبہ عارف سے ایک مصاحبہ''۔۲۰ ستمبر ۲۰۱۸ء۔www.humsub.com.pk۔۱۶ مارچ ۲۰۱۹ء

مزید معلومات کے لیے دیکھیے:

http://myrin.ursinus.edu/help/resrch_guides/cit_style_chicago.htm

مقالہ موصول ہونے کے بعد جن مراحل سے گزرتا ہے، اُس کی تفصیل بھی درج کی جا رہی ہے تاکہ محققینِ گرامی کو اِن صبر آزما مرحلوں کا بخوبی اندازہ رہے:

۱۔ غیر مطبوعہ تحقیقی مقالہ موصول ہوتے ہی ابتدائی رائے کے لیے نمل کی تحقیقی و مطبوعاتی کمیٹی کے ارکان کو پیش کیا جاتا ہے۔ مثبت ابتدائی رائے ملنے پر اگلا مرحلہ شروع ہوتا ہے۔

۲۔ نمل کی تحقیقی و مطبوعاتی کمیٹی کی مثبت رائے کے بعد مقالہ ملکی ماہر کو بھیجا جاتا ہے۔ملکی ماہر اگر کوئی کمی بیشی تجویز کریں تو مقالہ نگار سے اِن ہدایات کی روشنی میں نظر ثانی کی درخواست کی جاتی ہے۔

۳۔ اِن مراحل کے بعد مسودہ دو غیر ملکی ماہرین کو ارسال کیا جاتا ہے۔غیر ملکی ماہرین اگر کوئی کمی بیشی تجویز کریں تو مقالہ نگار سے ان ہدایات کی روشنی میں نظر ثانی کی درخواست کی جاتی ہے۔

۴۔ ملکی اور غیر ملکی ماہرین کو باضابطہ اعزازیہ پیش کیا جاتا ہے۔

۵۔ تین ماہرین کی مثبت رائے (Peer Reviews) کے بعد مقالے کی حتمی ایڈیٹنگ اور فارمیٹنگ کی جاتی ہے اور وہ اشاعت کے لیے تیار ہو جاتا ہے۔

بنیاد میں اشاعت کے لیے مقالات ہر سال ۳۱ جنوری تک ارسال کیے جا سکیں تو بہت مناسب ہے۔